



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی
Dr. Mohammad
NAJEEB QASMI



۱۶ دسمبر ۲۰۱۶ (16 December) بروز جمعہ (سعودی عرب میں 1:30pm، ہندوستان میں 4:00pm اور پاکستان میں 3:30pm)



سورة الفیل اور سورة قریش کی مختصر تفسیر

دونوں سورتوں کے آسان ترجمہ اور شان نزول کے ساتھ مندرجہ ذیل موضوعات پر روشنی ڈالی جائے گی:

اصحاب الفیل یعنی ہاتھی والے کون ہیں؟ اصحاب الفیل کا واقعہ کیا ہے؟ ابرہہ کون تھا؟ اس لشکر میں ہاتھی لانے کا مقصد کیا تھا؟

طیور اَبابیل سے کیا مراد ہے؟ قریش لوگ کون ہیں؟ قریش کی دیگر عرب قبائل پر فضیلت کیوں؟

کیا اللہ تعالیٰ کی عبادت پر رزق اور امن جیسی نعمتیں ملتی ہیں؟

Online Darse Quran & Darse Hadith (Free)

Every Friday, Saudi Time-1:30pm, Indian Time-4:00pm & Pakistani time-3:30 pm

استفادہ کے خواہش مند حضرات رجوع کریں Interested person can contact



najeebqasmi@gmail.com

...



00966 508237446



www.najeebqasmi.com

...



Mohammad Najeeb Qasmi



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad
NAJEEB QASMI





www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad

NAJEEB QASMI



سورة الفیل کا آسان ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا معاملہ کیا؟ کیا اُس نے اُن لوگوں کی ساری چالیں بیکار نہیں کر دی تھیں؟ اور اُن پر غول کے غول پرندے چھوڑ دئے تھے۔ جو اُن پر پکی مٹی کے پتھر پھینک رہے تھے۔ چنانچہ اُنہیں ایسا کر ڈالا جیسے کھایا ہوا بھوسا۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad
NAJEEB QASMI



شانِ نزول: اس سورت میں اصحابِ فیل (ہاتھی والوں) کا واقعہ مختصر اُذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں واقع اللہ کے گھر کو ڈھانے کی غرض سے یمن سے مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے تقریباً ۱۰ کیلو میٹر پہلے میدانِ عرفات کے قریب اُن کی فوج پر عذاب نازل کر کے ان کے ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ قرآن کریم میں اس واقعہ کا تذکرہ فرما کر حضور اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت بہت بڑی ہے، اس لئے جو لوگ دشمنی پر کمر باندھے ہوئے ہیں، آخر میں وہ بھی ہاتھی والوں کی طرح منہ کی کھائیں گے۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad

NAJEEB QASMI



اصحاب فیل کا واقعہ: یمن پر ملوک حمیر کا قبضہ تھا۔ یہ لوگ مشرک تھے، ان کا آخری بادشاہ ذونواس تھا، جس نے اُس زمانہ کے عیسائیوں پر بہت ظلم کئے تھے۔ اس نے ایک لمبی خندق کھدوا کر ایک اللہ کی عبادت کرنے والے تقریباً بیس ہزار عیسائیوں کو آگ میں جلادیا تھا، جس کا ذکر سورۃ البروج (اصحاب الاخدود) میں ہے۔ کسی طرح یہاں سے بچ کر دو عیسائیوں نے قیصر ملک شام کے دربار میں جا کر فریاد کی۔ قیصر ملک شام نے حبشہ (جو یمن سے قریب تھا) کے عیسائی بادشاہ سے یمن پر حملہ کرنے کو کہا۔ اس طرح رابطہ اور ابرہہ دو کمانڈر کی قیادت میں یمن پر حملہ کر کے پورے یمن کو قوم حمیر سے آزاد کر دیا۔ پھر رابطہ اور ابرہہ دونوں کمانڈروں میں اقتدار کو حاصل کرنے کے لئے باہمی جنگ ہوئی، رابطہ جنگ میں مارا گیا، اور اس طرح ابرہہ یمن کا حاکم مقرر کر دیا گیا۔ ابرہہ نے یمن پر قبضہ کرنے کے بعد ایک شاندار کنیسہ اس مقصد سے بنایا کہ یمن کے لوگ مکہ مکرمہ جانے کے بجائے اسی کنیسہ میں عبادت کریں۔ عرب قبائل میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی، یہاں تک کہ کسی نے رات کے وقت کنیسہ میں گندگی پھیلا دی اور اس کے ایک حصہ میں آگ لگا دی۔ ابرہہ کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے ملک حبشہ کے بادشاہ کی اجازت سے کعبہ کو ڈھانے کی تیاری شروع کر دی۔ چنانچہ ہاتھیوں کے ساتھ ایک لشکر لے کر وہ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو گیا۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad

NAJEEB QASMI



عرب لوگ باوجودیکہ وہ مشرک تھے، حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کے بنائے ہوئے بیت اللہ سے بہت عقیدت رکھتے تھے، چنانچہ انہوں نے ابرہہ کے خلاف جنگ لڑی مگر عرب لوگ مقابلہ میں کامیاب نہ ہو سکے اور ابرہہ آگے بڑھتا گیا۔ طائف کے مشہور قبیلہ ثقیف نے اس کے آگے ہتھیار ڈال دئے۔ اس طرح وہ مکہ مکرمہ سے چند کیلو میٹر کے فاصلہ پر میدان عرفات کے قریب مغمس مقام پر پہنچ گیا، جہاں قریش مکہ کے اونٹ چر رہے تھے۔ ابرہہ کے لشکر نے اُن اونٹوں پر قبضہ کر لیا، جن میں دو سواونٹ حضور اکرم ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب کے تھے۔ ابرہہ نے ایک نمائندہ مکہ مکرمہ بھیجاکہ وہ قریش کے سرداروں کے پاس جا کر اطلاع دے کہ ہم تم سے جنگ کرنے نہیں آئے ہیں، ہمارا مقصد بیت اللہ کو ڈھانا ہے۔ اگر تم نے اس میں رکاوٹ نہیں ڈالی تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ حضرت عبدالمطلب ابرہہ سے ملنے کے لئے پہنچے اور اس سے اپنے دو سواونٹوں کا مطالبہ کیا۔ ابرہہ کو بڑا تعجب ہوا کہ قبیلہ کا سردار صرف اپنے اونٹوں کی بات کرتا ہے، بیت اللہ کے متعلق کوئی بات نہیں کرتا۔ حضرت عبدالمطلب نے جواب دیا کہ اونٹوں کا مالک تو میں ہوں، مجھے ان کی فکر ہے، اور بیت اللہ کا میں مالک نہیں ہوں بلکہ اس کا مالک ایک عظیم ہستی ہے، جو اپنے گھر کی حفاظت کرنا جانتا ہے۔ ابرہہ نے کہا کہ تمہارا اللہ اُس کو میرے ہاتھ سے نہ بچا سکے گا۔ حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ پھر تمہیں اختیار ہے جو چاہو کرو۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad
NAJEEB QASMI



حضرت عبدالمطلب اونٹ لے کر واپس آئے تو انہوں نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بیت اللہ کا دروازہ پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگی اور پھر مکہ والوں کو ساتھ لے کر اس یقین کے ساتھ پہاڑوں میں چلے گئے کہ یقیناً ابرہہ کے لشکر پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔

صبح ہوئی تو ابرہہ کے لشکر نے بیت اللہ پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا تو اُس کا محمود نام کا ہاتھی بیٹھ گیا اور وہ مکہ مکرمہ کی طرف چلنے کے لئے تیار نہیں ہوا، جبکہ دوسری طرف وہ چلنے لگتا تھا۔ اسی دوران پرندوں کا ایک غول نظر آیا، جن میں سے ہر ایک کے پاس چنے کے برابر تین کنکریاں تھیں، ایک چونچ میں اور دو پنچوں میں، جو انہوں نے لشکر کے لوگوں کے اوپر برسانی شروع کر دیں۔ ان کنکریوں نے وہ کام کیا جو بارودی گولی بھی نہیں کر سکتی تھی۔ جس پر یہ کنکری لگتی، اُس کے پورے جسم کو چھیدتی ہوئی زمین میں گھس جاتی تھی۔ یہ عذاب دیکھ کر سارے ہاتھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ لشکر کے سپاہیوں میں سے کچھ وہیں ہلاک ہو گئے اور کچھ لوگ جو بھاگ نکلے، وہ راستہ میں مرے، اور ابرہہ کے جسم میں ایسا زہر سرایت کر گیا کہ اُس کا ایک ایک حصہ سڑ گل کر گرنے لگا، اسی حالت میں اسے یمن لایا گیا اور وہاں اُس کا سار ابدن بہہ بہہ کر ختم ہو گیا۔ اُس کی موت سب کے لئے عبرت ناک ہوئی۔ اُس کے دو ہاتھی بان مکہ مکرمہ میں رہ گئے تھے جو اپنا بچ اور اندھے ہو گئے تھے۔ صحابہ کرام نے اُن کو دیکھا بھی تھا۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad

NAJEEB QASMI



ہاتھیوں کو ساتھ لانے کا مقصد: اُن کا یہ خیال تھا کہ بیت اللہ کے ستونوں میں لوہے کی مضبوط اور لمبی زنجیریں باندھ کر اُن زنجیروں کو ہاتھیوں کے گلے میں باندھیں اور ان کو ہنگادیں تو سارا بیت اللہ (معاذ اللہ) گر جائے گا۔ یہ اللہ کا نظام ہے کہ ہاتھیوں کا ساتھ لانا ہی ان کی ذلت آمیز شکست کا سبب بنا۔

اصحاب فیل کا واقعہ کب پیش آیا: اس واقعہ کی تاریخ اور سن میں مؤرخین کا اختلاف ہے، معتمد قول یہ ہے کہ یہ واقعہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے سال پیش آیا تھا۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad

NAJEEB QASMI



الفاظ کی تحقیق:

اَلَمْ تَرَ: اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے فرماتا ہے کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا؟ حالانکہ یہ واقعہ آپ ﷺ کی ولادت سے کچھ دن پہلے کا ہے۔ اس طرح کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ واقعہ جو عنقریب ہی واقع ہوا ہے، جس کی صداقت پر کوئی شک و شبہ نہیں ہے، جس کے اثرات ابھی تک نظر آتے ہیں۔

طَيْرًا أَبَابِيل: سے ایسے پرندے مراد ہیں جو عجیب طرح کے تھے، جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے گئے اور کبوتر سے کچھ چھوٹے تھے، جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔ ایک چھوٹا سا کالے رنگ کا پرندہ جو اندھیری جگہوں پر رہتا ہے جس کو اردو زبان میں ابابیل کہتے ہیں، وہ یہاں مراد نہیں ہے۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad

NAJEEB QASMI



بِحَجَّارَةٍ مِنْ سَجِيلٍ: ان کنکریوں میں کوئی طاقت نہیں تھی، معمولی گارے اور آگ سے بنی ہوئی تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے عصر حاضر میں موجود بارودی گولیوں سے زیادہ کام لیا۔

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ: ابرہہ کا لشکر، جس پر کنکریوں کی مار پڑی تھی، وہ ایسے ہو گئے جیسے جانوروں کا کھایا ہوا بھوسا۔ خود بھوسا ہی منتشر تنکے ہوتے ہیں، پھر جبکہ اسے کسی جانور نے چبا بھی لیا ہو تو وہ تنکے بھی اپنے حال پر نہیں رہتے اور دنیا میں اس کی کوئی قیمت بھی نہیں ہوتی۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے اپنا اصول و ضابطہ کل قیامت تک کے انس و جن کے لئے بیان کر دیا کہ جو بھی ہمارے گھر کے متعلق غلط نیت رکھے گا اس کا حشر وہی ہو گا جو ابرہہ کے لشکر کے ساتھ ہوا تھا۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

**Dr. Mohammad
NAJEEB QASMI**



اصحاب فیل (ہاتھی والوں) کے اس واقعہ کی وجہ سے عربوں میں اللہ کے گھر اور اس کی نگرانی کرنے والے قبیلہ قریش کی اہمیت و عظمت بڑھ گئی۔ چنانچہ وہ ان سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرتے تھے، اور اس طرح ان کے سفرات کسی بھی خطرہ سے خالی تھے۔ غرضیکہ قبیلہ قریش کے لوگ سال میں دو سفر کیا کرتے تھے، ان ہی سفروں کا ذکر اللہ تعالیٰ اگلی سورت میں کر رہے ہیں۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad

NAJEEB QASMI



بیت اللہ: بیت اللہ شریف اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جس کا حج اور طواف کیا جاتا ہے۔ اس کو کعبہ بھی کہتے ہیں۔ یہ پہلا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے لئے زمین پر بنایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ** اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت و ہدایت والا ہے۔ (سورۃ آل عمران) بیت اللہ مسجد حرام کے قلب میں واقع ہے اور قیامت تک یہی مسلمانوں کا قبلہ ہے۔ چوبیس گھنٹوں میں صرف فرض نمازوں کے وقت خانہ کعبہ کا طواف رکتا ہے باقی دن رات میں ایک گھڑی کے لئے بھی بیت اللہ کا طواف بند نہیں ہوتا۔ بیت اللہ کی اونچائی ۱۲ میٹر ہے جبکہ چوڑائی ہر طرف سے کم و بیش ۱۲ میٹر ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں روزانہ اس گھر (خانہ کعبہ) پر نازل ہوتی ہیں جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پر، چالیس وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس خانہ کعبہ کو دیکھنے والوں پر۔ حدیث میں ہے کہ بیت اللہ پر پہلی نظر پڑنے پر جو دعا مانگی جاتی ہے وہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق بیت اللہ شریف کو ہر سال غسل بھی دیا جاتا ہے۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad

NAJEEB QASMI



کعبہ شریف کی تعمیریں: (۱) حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل سب سے پہلے اس کی تعمیر فرشتوں نے کی۔ (۲) حضرت آدم علیہ السلام کی تعمیر۔ (۳) حضرت شیث علیہ السلام کی تعمیر۔ (۴) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر کعبہ کی از سر نو تعمیر کی جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو ذکر کیا ہے۔ (۵) عمالقہ کی تعمیر۔ (۶) جرہم کی تعمیر (یہ عرب کے دو مشہور قبیلے ہیں)۔ (۷) قصی کی تعمیر جو حضور اکرم ﷺ کی پانچویں پشت میں دادا ہیں۔ (۸) قریش کی تعمیر (اس وقت نبی اکرم ﷺ کی عمر ۳۵ سال تھی، اور آپ ﷺ نے اپنے ہی دست مبارک سے حجر اسود کو بیت اللہ کی دیوار میں لگایا تھا)۔ (۹) ۶۲ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیر نے حطیم کے حصہ کو کعبہ میں شامل کر کے کعبہ کی دوبارہ تعمیر کی، اور دروازہ کو زمین کے قریب کر دیا، نیز دوسرا دروازہ اس کے مقابل دیوار میں قائم کر دیا تاکہ ہر شخص سہولت سے ایک دروازہ سے داخل ہو اور دوسرے دروازے سے نکل جائے۔ (حضور اکرم ﷺ کی خواہش بھی یہی تھی)۔ (۱۰) ۷۳ھ میں حجاج بن یوسف نے کعبہ کو دوبارہ قدیم طرز کے موافق کر دیا (یعنی حطیم کی جانب سے دیوار پیچھے کو ہٹا دی اور دروازہ اونچا کر دیا، دوسرا دروازہ بند کر دیا)۔ (۱۱) ۱۰۲۱ھ میں سلطان احمد ترکی نے چھت بدلوائی اور دیواروں کی مرمت کی۔ (۱۲) ۱۰۳۹ھ میں سلطان مراد کے زمانے میں سیلاب کے پانی سے بیت اللہ کی بعض دیواریں گر گئیں تھیں تو سلطان مراد نے ان کی تعمیر کرائی۔ (۱۳) ۱۴۱۷ھ میں شاہ فہد بن عبدالعزیز نے بیت اللہ کی کچھ ترمیم کی۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



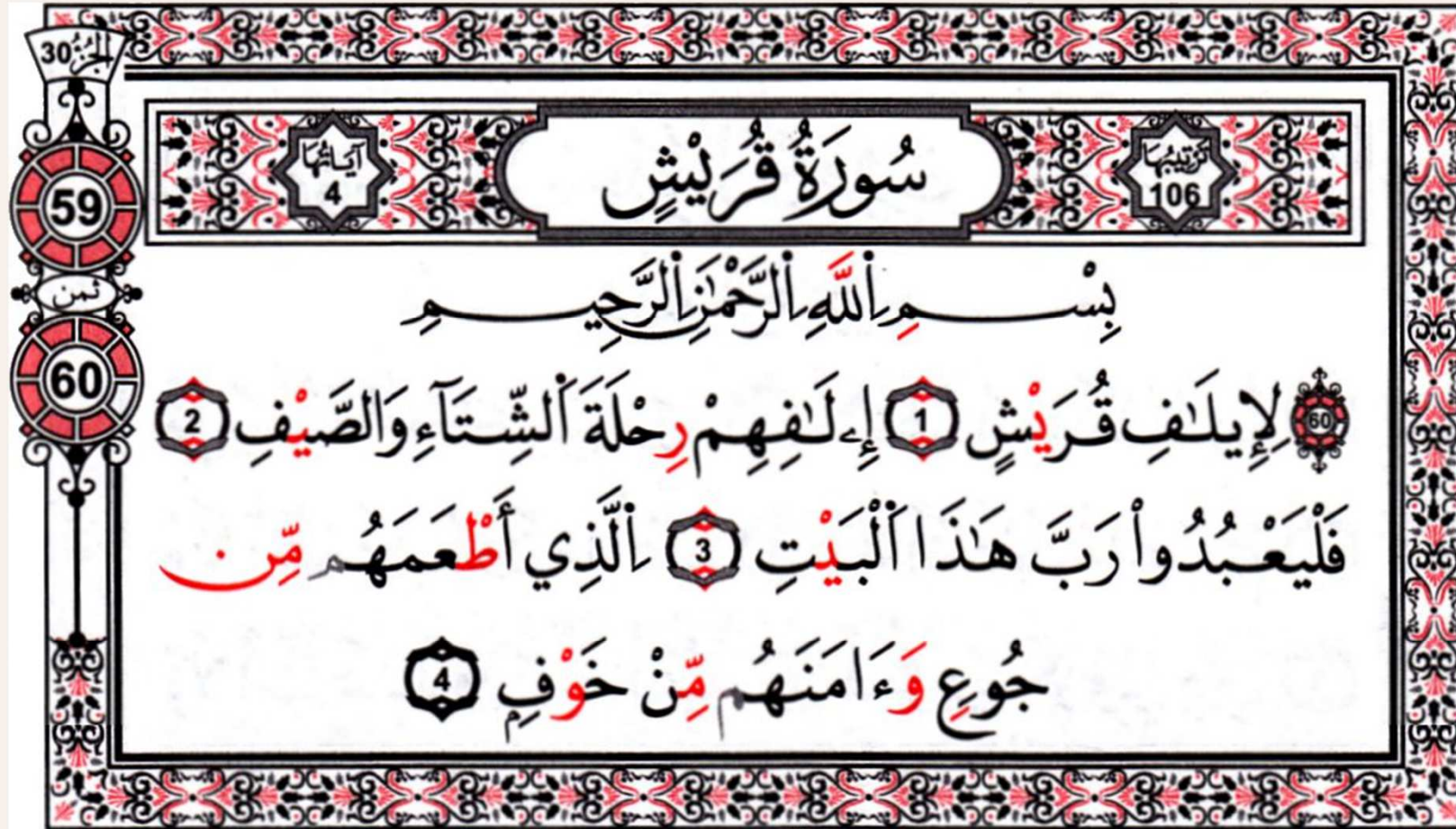
Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad
NAJEEB QASMI





www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

**Dr. Mohammad
NAJEEB QASMI**



سورۃ قریش کا آسان ترجمہ:

چونکہ قریش کے لوگ عادی ہیں، یعنی وہ سردی اور گرمی کے موسموں میں (یعنی اور شام کے) سفر کرنے کے عادی ہیں، اس لئے انہیں چاہئے کہ وہ اس گھر کے مالک کی عبادت کریں، جس نے بھوک کی حالت میں انہیں کھانے کو دیا، اور بدامنی سے انہیں محفوظ رکھا۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad

NAJEEB QASMI



معنی اور مضمون کے اعتبار سے یہ سورت پہلی سورۃ الفیل سے متعلق ہے، اسی لئے بعض نسخوں میں دونوں سورتوں کے درمیان بسم اللہ تحریر نہیں ہے، لیکن خیر القرون سے آج تک جمہور علماء کی رائے میں یہ دونوں مستقل الگ الگ سورتیں ہیں۔ اس سے قبل سورۃ الفیل میں اُن ہاتھی والوں کا ذکر کیا گیا جنہوں نے بیت اللہ کو ڈھانے کے لئے یمن سے آکر مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے صرف ۱۰ کیلو میٹر قبل ہاتھی والوں کے لشکر پر عذاب نازل کر کے ان کی تباہی اور بربادی کو قیامت تک آنے والے انس و جن کے لئے عبرت بنا دیا۔ اور اس سورۃ قریش میں اُس قبیلہ کا ذکر کیا جا رہا ہے جو بیت اللہ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ قبیلہ قریش پر اللہ کی دو عظیم نعمتوں کا ذکر کر کے، ان کو بیت اللہ کے گھر کے پروردگار کی عبادت کی دعوت دی جا رہی ہے۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad

NAJEEB QASMI



حضور اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے قبل زمانہ جاہلیت میں عربوں میں قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا۔ کوئی شخص آسانی سے سفر نہیں کر سکتا تھا کیونکہ بعض لوگوں کا کام ہی یہی تھا کہ وہ راہ گروں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔ لیکن بیت اللہ کی نگرانی کرنے والے قبیلہ قریش کو سارے لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے، جس کی وجہ سے وہ لٹیروں سے محفوظ تھے۔ مکہ مکرمہ میں بنجر زمین کی وجہ سے کھیتی وغیرہ نہیں تھی، اس لئے وہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے سال بھر میں دو سفر کیا کرتے تھے۔ سردیوں میں ملک یمن اور گرمیوں میں ملک شام کی طرف۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad

NAJEEB QASMI



اللہ تعالیٰ اس سورۃ میں قبیلہ قریش کے لوگوں کو یاد دلارہے ہیں کہ اُن کو عربوں میں جو عزت حاصل ہوئی ہے، جس کی وجہ سے وہ گرمی اور سردی میں کسی خوف کے بغیر دواہم سفر کرتے ہیں، جن سفروں پر اُن کے معاش کا انحصار ہے، یہ سب کچھ اُس اللہ کے گھر کی برکت ہے جو بنی نوع انسان کے لئے زمین پر بسایا ہوا پہلا گھر ہے۔ لہذا انہیں چاہئے کہ اس گھر کے مالک یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں کیونکہ اسی اللہ کے گھر کی وجہ سے انہیں کھانے کو مل رہا ہے اور اسی کی وجہ سے انہیں امن و امان ملا ہوا ہے۔

غرضیکہ اس سورت میں امت مسلمہ کو یہ سبق دیا گیا کہ اللہ کی عبادت کرنے والے دو عظیم نعمتوں سے سرفراز ہوتے ہیں، ایک کشادہ روزی اور دوسرے امن و سکون کی زندگی۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad

NAJEEB QASMI



قریش مکہ مکرمہ کا ایک اہم ترین قبیلہ تھا۔ انس و جن کے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسی قبیلہ کی شاخ بنو ہاشم سے تعلق ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی تیرہویں پشت میں دادانضر بن کنانہ بن خزیمہ کی اولاد کو قریش کہا جاتا ہے۔ تاریخ طبری کے مطابق حضور اکرم ﷺ کی چھٹی پشت میں دادا قصی بن کلاب وہ پہلے شخص ہیں جنہیں قریش کہا گیا۔ بنو کنانہ حرم کی خدمت کی غرض سے ایک جگہ جمع رہتے تھے اس لئے نضر بن کنانہ کی اولاد کو قریش کہا جاتا تھا۔ نضر بن کنانہ قریش اکبر اور قصی بن کلاب کو قریش اصغر کہا جاتا ہے۔



www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

**Dr. Mohammad
NAJEEB QASMI**



اس سورت میں اشارہ ہے کہ عرب کے تمام قبائل میں قریش کو فوقیت حاصل ہے۔
چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ
السلام کی اولاد میں کنانہ کو اور کنانہ کی اولاد میں سے قریش کو اور قریش میں سے بنو ہاشم کو
اور بنو ہاشم میں مجھے منتخب کیا ہے۔





www.najeebqasmi.com



najeebqasmi@gmail.com



Mohammad Najeeb Qasmi



00966 508237446

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

Dr. Mohammad
NAJEEB QASMI



آن لائن درس قرآن۔ ساتویں کلاس

www.najeebqasmi.com

najeebqasmi@gmail.com

00966 508237446

Every Friday: Darse Quran & Darse Hadith

1:30pm (Saudi Time), 4:00pm (Indian Time) & 3:30pm (Pakistani Time)